ایک ڈیڑھ تولہ سونا ملکیت میں ہو، تو قربانی کا حکم

ریفرنس نمبر:Aqs 1657

تاریخ:31-07-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قربانی کا نصاب کیا ہے؟ میری ملکیت میں صرف ایک سے ڈیڑھ تولہ سونا ہے، اس کے علاوہ چاندی یا رقم وغیرہ کچھ بھی میری ملکیت میں نہیں ہے، یہاں تک کہ روزمرہ کے اخراجات کے لیے بھی پیسے نہیں ہیں، تو کیا ایسی صورتِ حال میں مجھ پر قربانی لازم ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس شخص کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا سونا چاندی نصاب سے کم ہوں، لیکن جس قدر ہیں، ان دونوں کو ملا کر یا سونے یا چاندی کو کسی دوسرے مال کے ساتھ ملا کر، اُن دونوں کی مجموعی قیمت عید الاضحی کے ایام میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، یوں ہی حاجتِ اصلیہ (یعنی وہ چیزیں جن کی انسان کو حاجت رہتی ہے، جیسے رہائش گاہ، خانہ داری کے وہ سامان جن کی حاجت ہو، سواری اور پہننے کے کپڑے وغیرہ ضروریاتِ زندگی) سے زائد اگر کوئی ایسی چیز مِلکیت میں ہو، جس کی قیمت تنہا یا سونے یا چاندی کے ساتھ ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، تو وہ نصاب کا مالک ہے اور اُس پر قربانی واجب ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ پر قربانی لازم نہیں ہو گی، کیونکہ آپ کے پاس صرف سونا ہے، ساتھ چاندی، رقم، پرائز بانڈز یا کوئی اور ایسا مال نہیں ہے، جس کے ساتھ مل کر مجموعی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو۔

قربانی واجب ہونے کے نصاب سے متعلق بدائع الصنائع میں ہے:”فلا بد من اعتبار الغنی وھو أن

یکون فی ملکه مائتا درهم أو عشرون دینارا أو شیء تبلغ قیمته ذلک سوی مسکنه ومایتأثث به وکسوته وخادمه وفرسه وسلاحه و مالا یستغنی عنه وهو نصاب صدقة الفطر"ترجمہ:(قربانی میں)مالداری کا اعتبار ہونا ضروری ہے اوروہ یہ ہے کہ اس کی ملکیت میں دوسو درہم(ساڑھے باون تولہ چاندی)یا بیس دینار(ساڑھے سات تولہ سونا)ہوں یارہائش،خانہ داری کے سامان،کپڑے،خادم،گھوڑا،ہتھیاراوروہ اشیاء جن کے بغیر گزارہ نہ ہو،ان کے علاوہ کوئی ایسی چیزہو،جواس(دوسودرہم یابیس دینار)کی قیمت کو پہنچتی ہو اور یہ ہی صدقہ فطر کانصاب ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب التضحیة، جلد4، صفحہ196، مطبوعہ کوئٹہ)

سونے کوچاندی کے ساتھ ملانے کے متعلق تبیین الحقائق میں ہے:"ویضم الذهب الی الفضة بالقیمة فیکمل به النصاب لأن الکل جنس واحد"ترجمہ:سونے کوچاندی کے ساتھ قیمت کے اعتبار سے ملاکر نصاب مکمل کیاجائے گا،کیونکہ یہ آپس میں ہم جنس ہیں۔

(تبیین الحقائق، کتاب الزکاة، باب زکاة المال، جلد2، صفحہ80، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں:"قربانی واجب ہونے کے لیے صرف اتنا ضرور ہے کہ وہ ایام قربانی میں اپنی تمام اصل حاجتوں کے علاوہ 56 روپیہ(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے دور میں رائج چاندی کا نصاب)کے مال کا مالک ہو،چاہے وہ مال نقد ہو یا بیل بھینس یا کاشت،کاشتکار کے ہل بیل اس کی حاجت اصلیہ میں داخل ہیں،ان کا شمار نہ ہو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ370، رضافاونڈیشن، لاهور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں:"جو شخص دوسو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو،جس کی قیمت دوسو درہم ہو،وہ غنی ہے،اوس پر قربانی واجب ہے۔حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان،جن کی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے،ان کے سوا جو چیزیں ہوں،وہ حاجت سے زائد ہیں۔"

(بہارِشریعت، جلد3، صفحہ333، مکتبة المدینه، کراچی)

نوٹ: مذکورہ بالا مسئلے میں فتویٰ تو یہی ہے، لیکن بہت سے لوگ اپنی حاجتِ اصلیہ سے زائد مال کو شمار کرنے میں غلطی کر جاتے ہیں، کیونکہ عام طور پر کچھ نہ کچھ حاجت اصلیہ سے زائد چیزیں موجود ہوتی ہی ہیں، جن کو سونے یا چاندی کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے، تو قربانی کا نصاب بن جاتا ہے، لیکن لوگ توجہ نہیں کرتے۔ جیسے اضافی کپڑے، جوتے یا گھر میں ڈیکوریشن کا سامان یا تفریح کے لیے خریدا گیا ٹی وی وغیرہا، لہٰذا ان چیزوں کا ضرور خیال رکھا جائے اور کسی عالمِ دین سے مل کر معلومات کر لی جائے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

27 ذیقعدۃ الحرام 1440ھ/31 جولائی 2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے